باب 3

ایک چیلنج کی حیثیت سے غربت

عمومی نظر (Overview)

یہ باب آزاد ہندوستان کو درپیش مشکل ترین چیلنج پر بحث کرتا ہے، یہ ہے غربت۔ مثالوں کے ذریعہ اس کثیر رخی مسئلہ پر بحث کرنے کے بعد، یہ باب اس طریقہ پر بحث کرتا ہے جس میں کہ سماجی علوم میں غربت کو دیکھا جاتا ہے۔ ہندوستان اور دنیا میں غربت کے رجحانات، خطِ غربت کے تصور کے ذریعہ واضح کئے جاتے ہیں۔ غربت کے اسباب اور حکومت کے ذریعہ اٹھائے گئے انسداد غربت اقدامات پر بھی بحث کی گئی ہے۔ یہ باب غربت کے سرکاری تصور کو انسانی غربت میں توسیع کرنے کے ساتھ ختم ہوتا ہے۔

تعارف

اپنی روزمرہ کی زندگی میں ہمارا سابقہ متعدد ایسے لوگوں سے پڑتا ہے جو ہمارے خیال سے غریب ہیں۔ ان لوگوں میں وہ لوگ ہو سکتے ہیں جو گاؤں میں بے زمین کسان ہیں یا پھر شہروں کی تنگ و تاریک جھگیوں میں رہتے ہیں۔ یہ تعمیراتی مقامات پر یومیہ اجرتوں پر کام کرنے والے مزدور ہو سکتے ہیں یا ڈھابوں پر کام کرنے والے مزدور بچے۔ یہ وہ بھکاری بھی ہو سکتے ہیں جن کے ساتھ چیتھڑوں میں ملبوس بچے ہوتے ہیں۔ ہم کو اپنے چاروں طرف غربت ہی غربت دکھائی دیتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان میں ہر چار اشخاص میں سے ایک شخص غریب ہے۔

تصویر 3.1: رام سرن کی کہانی

غربت کی دو مثالی صورتیں

شہری صورت حال

تینتیس (33) سالہ رام سرن جھارکھنڈ میں رانچی کے نزدیک آٹا پیسنے کی مل میں ایک یومیہ اجرت والے مزدور کی حیثیت سے کام کرتا ہے۔ جب اس کو ملازمت مل جاتی ہے تو وہ کسی نہ کسی طرح سے 1500/- روپیہ کی رقم ماہانہ کما لیتا ہے۔ یہ صورت حال بھی مستقل نہیں رہتی۔ یہ آمدنی اس کی چھ افراد پر مشتمل کنبے کا پیٹ پالنے کے لیے کافی نہیں ہوتی۔ اس کے کنبے میں اس کی بیوی اور چھ ماہ سے 12 سال تک کی عمر کے چار بچے شامل ہیں، اس کو تھوڑی بہت رقم اپنے بوڑھے والدین کو بھی بھیجنی پڑتی ہے جو رام گڑھ کے نزدیک ایک گاؤں میں رہتے ہیں۔ اس کا باپ جو ایک بے زمین مزدور ہے، اپنے گزارے کے لئے رام سرن اور اس کے بھائی پر منحصر ہے جو ہزاری باغ میں رہتا ہے۔ رام سرن شہر کے مضافات میں ایک بھیڑ والی بستی میں ایک کمرے والے کرایہ کے مکان میں رہتا ہے۔ یہ اینٹوں اور کچی مٹی کے ٹائلوں سے بنا ایک عارضی ڈھانچہ ہے۔ اس کی بیوی شانتا دیوی چند گھروں میں پارٹ ٹائم ملازمہ کی حیثیت سے کام کر لیتی ہے اور مزید 800/- روپئے ماہانہ کما لیتی ہے۔ وہ دن میں دو بار تھوڑا بہت دال چاول بنا لیتی ہے جو ان سب کے لئے ناکافی رہتا ہے۔ اس کا بڑا بیٹا کنبے کی آمدنی میں اضافہ کرنے کے لیے ایک مددگار کی حیثیت سے چائے کی دوکان میں کام کرتا ہے جس سے مزید 300/- روپئے ماہانہ کی آمدنی ہو جاتی ہے جبکہ اس کی دس سالہ بیٹی چھوٹے بچوں کو سنبھالتی ہے۔ ان میں سے ایک بھی بچہ اسکول نہیں جاتا۔ ان کے پاس صرف دو جوڑی کپڑے ہیں جو ایک سے دوسرے کے استعمال میں آتے رہتے ہیں۔ نئے کپڑے تب ہی خریدے جاتے ہیں جب پرانے کپڑے بالکل پہننے کے قابل ہی نہ رہیں۔

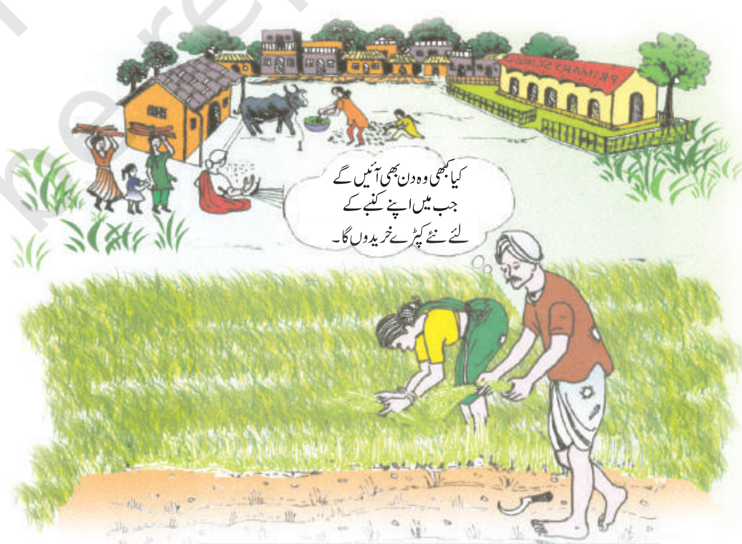

تصویر 3.2: لاکھا سنگھ کی کہانی

© NCERT not to be republished

جوتے تو عیش وعشرت کی چیز ہیں، اس لیے بچے ننگے پیر ہی پھرتے رہتے ہیں، چھوٹے بچوں کو ناکافی تغذیہ ملتا ہے۔ جب وہ بیمار پڑتے ہیں تو طبی مرکز تک ان کی رسائی ہی نہیں ہو پاتی۔

دیہی صورت حال

اتر پردیش میں میرٹھ کے نزدیک لاکھا سنگھ ایک چھوٹے سے گاؤں میں رہتا ہے۔ اس کے کنبے کے پاس کوئی زمین نہیں ہے، اس لئے وہ بڑے کسانوں کے لیے متفرق کام کرتے ہیں، کام غیر مستقل ہوتا ہے، اس لیے آمدنی بھی کم ہی ہوتی ہے۔ کئی بار ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس کو دن میں کیے گئے سخت کام کے لیے صرف -/50 روپئے ہی ملتے ہیں۔ لیکن کئی بار ایسا بھی ہوتا ہے کہ پورے دن کھیت پر سخت محنت کرنے کے بعد چند کلوگرام گیہوں یا دال یا یہاں تک کہ سبزیاں ہی ہاتھ لگتی ہیں۔ آٹھ افراد کے کنبہ کو ہمیشہ دن میں دو وقت پیٹ بھر کے روٹی بھی میسر نہیں آتی۔ لاکھا گاؤں کے مضافات میں ایک کچی جھونپڑی میں رہتا ہے۔ کنبے کی عورتیں سارا دن چارا کاٹنے اور آگ جلانے کی لکڑی اکٹھا کرنے میں لگا دیتی ہیں۔ اس کا باپ جو کہ ٹی بی کا مریض تھا، علاج ومعالجہ میں کمی کی وجہ سے دو سال پہلے فوت ہو گیا۔ اب اس کی ماں بھی اسی مرض میں مبتلا ہے اور زندگی آہستہ آہستہ گھسٹ رہی ہے۔ اگرچہ گاؤں میں ایک پرائمری اسکول ہے، لیکن لاکھا وہاں کبھی نہیں گیا۔ جب اس کی عمر 10 سال کی تھی، اس نے کمائی شروع کر دی تھی۔ نئے کپڑے چند سالوں میں کبھی ایک بار میسر آتے ہیں۔ یہاں تک کہ صابن اور تیل تک ان کے لیے اشیائے تعیش ہیں۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ موٹے طور پر ہندوستان میں 300 ملین (یا 30 کروڑ) لوگ غربت کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ اکیلے ہندوستان میں دنیا کے سب سے زیادہ غریب بستے ہیں۔ اس سے چیلنج کی سنجیدگی کا پتہ چلتا ہے۔ یہ دو مثالی صورتیں غربت کی بہت سے پہلو کو واضح کرتی ہیں۔ یہ بتاتی ہیں کہ غربت کا مطلب ہے بھوک اور سر چھپانے کے لئے پناہ گاہ کی کمی۔ یہ ایک ایسی صورت حال بھی ہے جہاں والدین اپنے بچوں کو اسکول نہیں بھیج پاتے یا ایک ایسی صورت ہے جہاں بیمار لوگ اپنے علاج کا خرچہ برداشت نہیں کر سکتے۔ غربت کا مطلب ہے صاف پانی اور صفائی ستھرائی کی سہولیات کا فقدان۔ اس کا یہ بھی مطلب ہے کم سے کم مناسب سطح پر روزگار کے مواقع کی کمی۔ اور ان تمام باتوں سے بھی اوپر اس کا یہ مطلب ہے کہ ناامیدی و بے چارگی کے احساس کے ساتھ زندگی گزارنا۔ غریب لوگوں کے سامنے ایسے مواقع آتے ہیں جہاں ان کے ساتھ خراب برتاؤ ہوتا ہے ایسا تقریباً ہر جگہ پر ہوتا ہے۔ مثلاً کھیتوں، کارخانوں، سرکاری دفتروں، ہسپتالوں اور ریلوے اسٹیشنوں وغیرہ پر۔ یقینی طور پر کوئی بھی غربت میں زندگی گزارنا پسند نہیں کرے گا۔

آزاد ہندوستان کو درپیش متعدد چیلنجوں میں سے سب سے بڑا مسئلہ اس کی لاکھوں کی آبادی کو غربت کی بدحالی سے باہر نکالنا ہے۔ مہاتما گاندھی نے ہمیشہ اس بات پر زور دیا تھا کہ حقیقی معنوں میں ہندوستان اسی وقت آزاد ہوگا جب اس کے غریب ترین لوگ انسانی مصائب سے آزاد ہوں گے۔

ماہرین سماجی علوم کی نظر میں غربت

چونکہ غربت کے بہت سے پہلو ہوتے ہیں، اس لیے ماہرین سماجی علوم اس کے مختلف اظہاریوں پر نظر ڈالتے ہیں۔

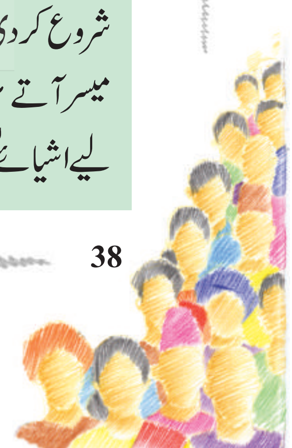

© NCERT not to be republished

عام طور پر جو اظہاریے استعمال کیے جاتے ہیں وہ آمدنی اور صرف کی سطح سے متعلق ہیں، لیکن اب اس کو خواندگی سطح، تغذیہ کی کمی کی وجہ سے عام مدافعت کی کمی، طبید یکھ بھال کی رسائی میں کمی، کام کے مواقع کی کمی، صاف اور محفوظ پینے کے پانی تک رسائی میں کمی اور صفائی ستھرائی وغیرہ جیسے دوسرے سماجی اظہاریوں میں دیکھا جاتا ہے۔ سماجی اخراج اور ضرر کاری (بے وسعت ویاقی) پر مبنی غربت کا تجزیہ آج بہت عام ہو رہا ہے۔ (باکس دیکھئے)

سماجی اخراج (Social Exclusion)

اس تصور کے مطابق غربت کو ان غریبوں کی صورت میں دیکھنا چاہئیے جو دوسرے غریب لوگوں کے ساتھ صرف گندے ماحول میں زندگی گزارتے ہیں اور جن کو بہتر ماحول میں رہنے والے مالی حیثیت میں بہتر لوگوں کے سماجی مساوات سے استفادہ کرنے سے نکال کر باہر کیا جاتا ہے۔ عام معنی میں سماجی اخراج، غربت کا سبب اور اس کا نتیجہ بھی ہوسکتا ہے۔ موٹے طور پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعہ افراد یا گروپ کو ان سہولیات، فوائد اور مواقع سے خارج کر دیا جاتا ہے جو کہ دوسروں کو (ان بہتر لوگوں کو) حاصل ہوتے ہیں۔ ہندوستان میں اس کی ایک امتیازی مثال ذات پات کا نظام ہے جس میں مخصوص ذاتوں کے لوگوں کو مساوی مواقع سے باہر رکھا جاتا ہے۔ اس طرح سماجی اخراج کم آمدنی پانے سے کہیں زیادہ ضرر رساں ہوسکتا ہے۔

ضرر پذیری (Vulnerability)

غربت کے تحت ضرر پذیری ایک ایسا پیمانہ ہے جو آنے والے سالوں میں مخصوص طبقات (مثلاً پس ماندہ ذاتوں کے ممبران) یا افراد (بیوہ یا جسمانی طور سے معذور لوگ) کے غریب ہونے یا غربت میں رہنے کے زیادہ امکانات کو بیان کرتا ہے۔ پسماندگی، اثاثوں، تعلیم، صحت اور ملازمت کے مواقع کے معنوں میں متبادل تلاش کرنے کے لیے مختلف طبقات کو دستیاب اختیارات کے ذریعہ طے کی جاتی ہے۔ مزید یہ کہ، اس کا تجزیہ ان گروپوں کو درپیش قدرتی آفات (زلزلے اور سنامیاں) اور دہشت گردی وغیرہ جیسے زیادہ خطرات کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ ان خطرات کا مقابلہ کرنے کی ان کی سماجی اور معاشی اہلیت پر ایک مزید تجزیہ کیا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب بلائے ناگہانی نازل ہوتی ہے تو ضرر پذیری دوسروں کی بہ نسبت غریبوں کے بری طرح متاثر ہونے کے امکانات کو بیان کرتی ہے، وہ چاہے سیلاب ہو، یا ملازمتوں کے دستیاب میں کمی ہی کیوں نہ ہو۔

خط غربت (Poverty Line)

غربت پر بحث کرتے وقت مرکزی مسئلہ عام طور سے خط غربت کا تصور ہوتا ہے۔ غربت کو ناپنے کے لیے ایک ایسا عام طریقہ استعمال کیا جاتا ہے جو آمدنی اور صرف کی سطحات پر مبنی ہے۔ کسی شخص کو غریب اس وقت مانا جاتا ہے جب ایک دی ہوئی ''کم سے کم سطح'' سے آمدنی یا صرف کی سطح گر جاتی ہے جو بنیادی ضرورتیں پورا کرنے کے لئے لازم ہوں۔ بنیادی ضرورتیں پورا کرنے کے لیے کیا لازم ہے، یہ بات مختلف ممالک اور مختلف وقت میں مختلف ہوتی ہے۔ اس لئے خط غربت بھی وقت اور مقام کے لحاظ سے مختلف ہوسکتا ہے۔ ہر ملک ایک ایسا فرضی خط استعمال کرتا ہے جو اس کی ترقی کی

© NCERT not to be republished

موجودہ سطح اور اس کے تسلیم شدہ کم سے کم سماجی معیار کے لئے مناسب سمجھا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ریاست ہائے متحدہ میں ایک ایسا شخص جس کے پاس کار نہ ہو، غریب مانا جا سکتا ہے۔ ہندوستان میں موٹر کار آج بھی ایک عیش وعشرت کی چیز سمجھی جاتی ہے۔

ہندوستان میں خط غربت طے کرتے وقت گزارے کے لئے غذائی ضروریات، کپڑے، جوتے، ایندھن، روشنی، تعلیمی اور طبی ضروریات وغیرہ کی کم سے کم کی سطح سے طے کی جاتی ہے۔ ان مادی مقداروں کو روپیوں میں ان کی قیمتوں سے ضرب کر دیا جاتا ہے۔ خط غربت کا اندازہ کرتے وقت غذائی ضروریات کے لئے موجودہ فارمولا مطلوبہ کیلوری (حرارہ) ضروریات پر مبنی ہے۔ غذائی اشیاء مثلاً اناج، دالیں، سبزی، دودھ، تیل اور چینی وغیرہ یہ ضروری کیلوریاں مہیا کرتی ہیں۔ کیلوری ضروریات عمر، جنس اور کسی شخص کے کام کی نوعیت کے مطابق مختلف ہوتی ہیں۔ ہندوستان میں دیہی علاقوں میں مسلمہ اوسطاً کیلوری ضرورت 2400 کیلوریاں فی کس یومیہ ہے جبکہ شہری علاقوں میں 2100 کیلوریاں فی کس یومیہ ہے۔ چونکہ دیہی علاقوں میں رہنے والے لوگ زیادہ جسمانی مشقت کرتے ہیں اس لئے شہری علاقوں کی بہ نسبت دیہی علاقوں میں کیلوری ضروریات زیادہ سمجھی جاتی ہیں۔ غذائی اناج کے معنی میں ایسی کیلوری ضروریات کو خریدنے کے لیے ضروری فی کس زری اخراجات پر بڑھتی قیمتوں کو دھیان میں رکھتے ہوئے وقتاً فوقتاً نظر ثانی کی جاتی ہے۔

اس حساب کتاب (شمار) کی بنیاد پر، سال 2009-10 کے لئے دیہی علاقوں میں ایک شخص کے لئے خط غربت روپے 673 روپیہ ماہانہ اور شہری علاقوں کے لئے 860 روپے مقرر کیا گیا تھا۔ کم کیلوری ضروریات کے باوجود شہری مراکز میں، متعدد اشیائے ضروریہ کی بڑھتی قیمتوں کی وجہ سے شہری علاقوں کے لیے زیادہ رقم مقرر کی گئی ہے۔ اس طرح سے سال 2009-10 میں پانچ افراد پر مشتمل دیہی علاقوں میں رہنے والی ایک فیملی جس کی آمدنی 3,165 روپے ماہانہ سے کم ہے، خط غربت سے نیچے ہوگی۔ شہری علاقوں میں رہنے والی ایسے ہی کنبے کو اپنی بنیادی ضروریات پورا کرنے کے لیے کم از کم 4,300 روپے ماہانہ کی ضرورت پیش آئے گی۔ نمونیاتی سروے لیتے ہوئے وقتاً فوقتاً خط غربت کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ (عام طور سے ہر پانچ سال میں ایک بار) نیشنل سیمپل سروے آرگنائزیشن (NSSO) کے زیر نگرانی یہ سروے کئے جاتے ہیں۔ تاہم، ترقی یافتہ ممالک کے درمیان موازنہ کرنے کے لئے ورلڈ بینک جیسی بہت سی بین الاقوامی تنظیمیں خط غربت کے لئے یکساں معیار استعمال کرتی ہیں جو کہ فی ڈالر فی کس یومیہ کی کم سے کم دستیابی ہے۔

آیئے بحث کریں

مندرجہ ذیل پر بحث کیجئے:

- مختلف ممالک مختلف خطوط غربت کا استعمال کیوں کرتے ہیں؟
- آپ کا کیا خیال ہے کہ آپ کے علاقے میں ''کم سے کم ضروری سطح'' کیا ہوگی؟

غربت کے اندازے

جدول 3.1 سے واضح ہے کہ 1973 میں تقریباً 55 فیصدی سے 2009-10 میں 30 فیصدی تک ہندوستان کے اندر غربت میں کافی کمی آئی ہے۔ خط غربت سے نیچے غریبوں کا

© NCERT not to be republished

جدول 3.1: ہندوستان میں غربت کے تخمینے

	غربت کی نسبت (%)			غریب لوگوں کی تعداد (ملین میں)		
سال	دیہی	شہری	مشترکہ	دیہی	شہری	مشترکہ
1973–74	56.4	49	55	261	60	321
1993–94	37.3	32.4	36	244	76	320
1999–00	27.1	23.6	26	193	67	260
2004–05	28.3	25.7	27	220	81	301
2009–10	34	27	30	2782	765	3547

ماخذ: معاشی سروے 2011-12 وزارت خزانہ، حکومت ہند۔

تناسب 2000 میں گر کر تقریباً 26 فیصدی مزید ہو گیا۔ اگر یہی رجحان جاری رہا تو اگلے چند سالوں میں خط غربت کے نیچے لوگوں کی تعداد 20 فیصدی سے بھی نیچے آ سکتی ہے۔ اگرچہ خط غربت سے نیچے رہنے والے لوگوں کی فیصد ابتدائی دو دہوں (1993-1973) میں گھٹ گئی، ایک کافی طویل مدت تک غریب لوگوں کی تعداد برقرار رہی (تقریباً 32 کروڑ)۔ تازہ ترین تخمینے غریب لوگوں کی تعداد میں قابل ذکر تخفیف ظاہر کرتے ہیں۔ تقریباً 2004-5,27%

آیئے بحث کریں

درج بالا جدول 3.1 کا مطالعہ کیجئے اور مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجئے:

- 1973-74 اور 1993-94 کے درمیان غریبی گھٹنے کے باوجود غریب لوگوں کی تعداد تقریباً 320 ملین رہی؟ اس

گراف 3.1: سال 2000 میں ہندوستان میں غریبی: سب سے زیادہ ضرر پذیر گروپ

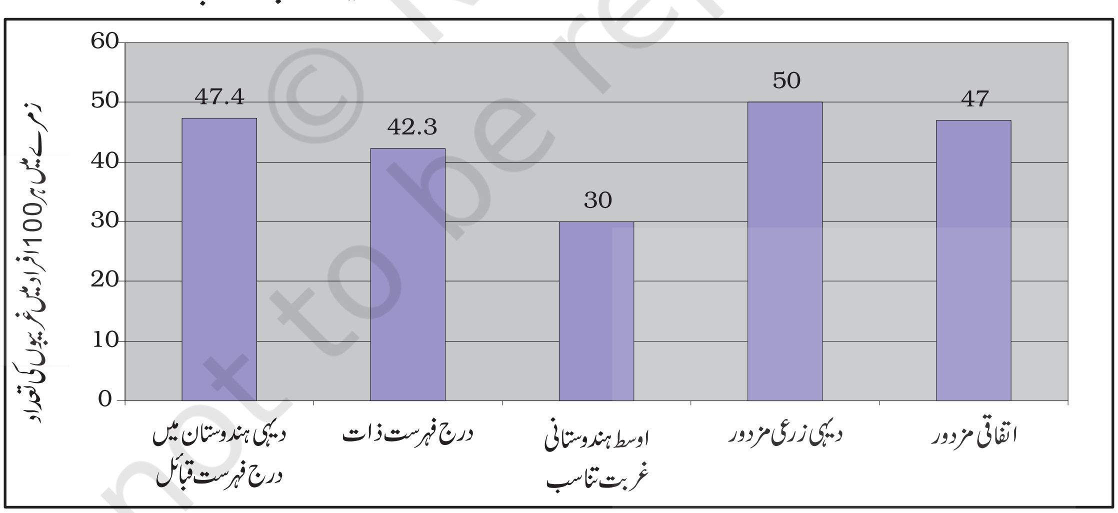

سماجی گروپ اور معاشی زمرے

ماخذ: ہندوستان میں سماجی گروپوں کے درمیان روزگار اور بے روزگاری پر پیش کی گئی رپورٹیں، این ایس ایس او، وزارت شماریات، پروگرام کا نفاذ، حکومت ہند۔

© NCERT not to be republished

تصویر 3.3: شورامن کی کہانی

کی کیا وجہ ہے؟

- کیا ہندوستان کے دیہی اور شہری علاقوں کے اندر غریبوں کے کم ہونے کی رفتار یکساں ہے؟

ضرر پذیر

ہندوستان میں خط غربت کے نیچے زندگی گزار رہے لوگوں کا تناسب تمام سماجی گروپوں اور معاشی زمروں کے لیے یکساں نہیں ہے۔ وہ سماجی گروپ جو غربت کے تحت سب سے زیادہ ضرر پذیر ہیں، درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے کنبے ہیں۔ اسی طرح سے معاشی گروپ میں سب سے زیادہ ضرر پذیر گروپ دیہی زرعی مزدور اور وقتی طور پر کام کرنے والے شہری مزدوروں کے کنبے ہیں۔ گراف 3.1 ان تمام گروپوں میں غریب لوگوں کا فیصد دکھاتا ہے۔ اگرچہ ہندوستان میں ان تمام گروپوں کے لئے خط غربت کے نیچے لوگوں کے لئے اوسط 26 ہے۔ درج فہرست قبائل سے وابستہ 100 میں سے 51 لوگ اپنی بنیادی ضرورتیں بھی پوری کرنے کے اہل نہیں ہیں۔ اسی طرح شہری علاقوں میں بھی وقتی (غیر مستقل) طور پر کام کرنے والے لوگوں کے 50 فیصد افراد خط غربت سے نیچے کی زندگی گزار رہے ہیں۔ بے زمین زرعی مزدوروں کے 50 فیصدی اور درج فہرست ذاتوں کے تقریباً 43 فیصدی لوگ بھی غریب ہیں۔ درج فہرست ذاتوں یا درج فہرست قبائل آبادی کا بے زمین وقتی اجرت پر کام کرنے والے مزدور

© NCERT not to be republished

کنبہ میں ہونا ایک دوہرا نقصان ہے جو سماجی طور سے بدحال سماجی گروپ کے مسائل کی سنجیدگی پر روشنی ڈالتا ہے۔ چند حالیہ مطالعے بتاتے ہیں کہ درج فہرست قبائل کنبوں کو چھوڑ کر تمام دوسرے تینوں گروپوں میں (یعنی درج فہرست ذاتیں، دیہی زرعی مزدور، اور شہروں میں عارضی طور سے کام کرنے والے کنبے)1990 کے دہے میں، غربت میں کمی دیکھنے میں آئی ہے۔

ان سماجی گرپوں کے قطع نظر، ایک ہی کنبے کے اندر بھی آمدنیوں میں عدم مساوات پائی جاتی ہے، غریب خاندانوں میں معاشی طور سے سب ہی متاثر ہوتے ہیں، لیکن چند ایسے بھی ہیں جو دوسروں سے زیادہ پریشانی کا سامنا کرتے ہیں۔ عورتوں، بزرگ لوگوں اور چھوٹی لڑکیوں کو بڑی باقاعدگی سے خاندان کو میسر وسائل تک رسائی سے محروم رکھا جاتا ہے۔ اس لئے عورتیں، بچے (خاص طور سے چھوٹی لڑکیاں) اور بوڑھے لوگ، خاندان کے اندر غریب ترین ممبران ہوتے ہیں۔ (باکس دیکھئے)

شوارمن کی کہانی

شوارمن تامل ناڈو میں واقع قصبہ کرور کے نزدیک ایک چھوٹے سے گاؤں میں رہتا ہے۔ کرور ہینڈلوم اور پاورلوم کے کپڑوں کے لئے مشہور ہے۔ گاؤں میں 100 خاندان رہتے ہیں۔ شوارمن جو ذات کا موچی ہے، اب زرعی مزدور کی حیثیت سے 50 روپئے یومیہ کی اجرت پر کام کرتا ہے۔ لیکن ایسا موقع سال میں صرف پانچ سے چھ ماہ تک ہی آتا ہے۔ دوسرے خالی مواقع پر وہ قصبہ میں متفرق کام کر لیتا ہے۔ اس کی بیوی ششی کلا بھی اس کے ساتھ کام کرتی ہے لیکن آج کل اس کو مشکل ہی سے کام ملتا ہے۔ اور اگر اس کو کام مل بھی جاتا ہے تب بھی اس کو اسی کام کے لیے صرف 25 روپئے یومیہ ہی وصول ہوتے ہیں جبکہ شوارمن کو 50 روپئے ملتے ہیں۔ شوارمن کے خاندان میں آٹھ افراد ہیں۔ شوارمن کی 65 سالہ بوڑھی بیوہ ماں بیمار ہے جس کو روزمرہ کے ضروری کاموں کے لئے دوسروں کی مدد کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس کی 25 سالہ غیر شادی شدہ بہن اور اس کے اپنے چار بچے جن کی عمر 16 اور ایک سال کے درمیان ہے۔ ان میں سے تین تو لڑکیاں ہیں جبکہ سب سے کم عمر کا لڑکا ہے۔ لڑکیوں میں سے ایک بھی لڑکی اسکول نہیں جاتی۔ اسکول جانے والی لڑکیوں کے لئے کتابیں اور دوسری ضروری اشیار خریدنا تعیّشات ہے جس کو وہ مقدور نہیں ہوسکتا۔ ساتھ ہی کسی نہ کسی وقت پر اس کو اپنی بیٹیوں کی شادی بھی کرنی ہے تو اس لئے اب وہ ان کی تعلیم پر کوئی پیسہ خرچ کرنا نہیں چاہتا۔ اس کی ماں کو اپنی زندگی کی اب کوئی خواہش ہی نہیں رہی، اس لئے وہ کسی نہ کسی دن اپنی موت کا انتظار کر رہی ہے۔ اس کی بہن اور بڑی بیٹی گھریلو کاموں کی دیکھ بھال کرتی ہے۔ شوارمن کا اپنے بیٹے کو بڑا ہونے پر اسکول بھیجنے کا منصوبہ ہے۔ اس کی غیر شادی شدہ بہن اور اس کی بیوی میں نہیں بنتی۔ اس کی بیوی ششی کلا تو اس کو محض ایک بوجھ تصور کرتی ہے۔ لیکن شوارمن کو زر کی کمی کی وجہ سے کوئی مناسب رشتہ بھی نہیں مل پاتا۔ اگرچہ خاندان کے لئے دو وقت کی روٹی مہیا کرنا بھی دشوار لگتا ہے، شوارمن کسی نہ کسی طرح سے کبھی دودھ تو خرید ہی لیتا ہے، لیکن وہ بھی صرف اپنے بیٹے کے لئے!

© NCERT not to be republished

گراف **3.2**: منتخبہ ہندوستانی ریاستوں میں غربت کی نسبت 2000-1999

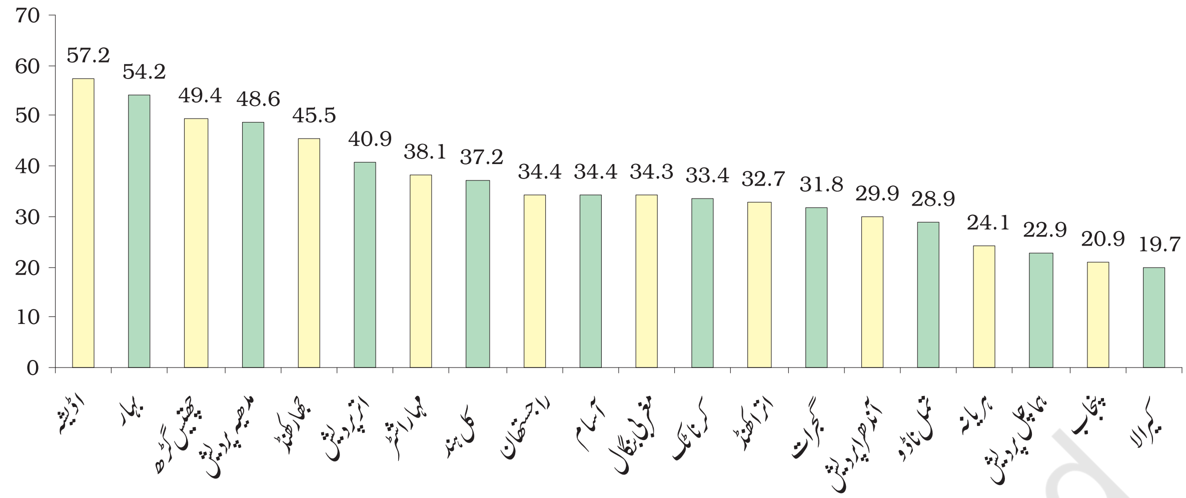

ماخذ: معاشی سروے 12-2011۔ وزارتِ خزانہ، حکومتِ ہند

آیئے بحث کریں

اپنے اطراف میں چند غریب خاندانوں کا مطالعہ کیجئے اور درج ذیل سوالات کا جواب پانے کی کوشش کیجئے۔

- ان کا کس سماجی اور معاشی گروپ سے تعلق ہے؟
- خاندان میں کمانے والے افراد کون ہیں؟
- خاندان میں بوڑھے لوگوں کی کیا حیثیت ہے؟
- کیا تمام بچے (لڑکے اور لڑکیاں) اسکول جاتے ہیں؟

بین ریاستی تفاوت (Inter-State Disparities)

ہندوستان میں غربت کا ایک دوسرا پہلو بھی ہے۔ ہر ریاست میں غریب لوگوں کا تناسب یکساں نہیں ہے۔ اگرچہ 1970 کے عشرے کے ابتدائی زمانہ کی سطح سے ریاستی سطح کی غربت میں ایک لگاتار کمی نظر آئی ہے لیکن ریاست وار غربت گھٹانے کی کامیابی کی شرح جدا جدا ہے۔ حالیہ اندازے دکھاتے ہیں کہ 20 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں قومی اوسط کی بہ نسبت غربت کی نسبت کم ہے، دوسری جانب اڈیشہ، بہار، آسام، تری پورہ اور اتر پردیش میں غربت آج بھی ایک سنگین مسئلہ بنی ہوئی ہے۔ جیسا کہ گراف 3.2 سے واضح ہے کہ اڑیسہ اور بہار ایسی دو غریب ترین ریاستیں ہیں جہاں غربت کی نسبتیں بالترتیب 47 اور 43 فیصد ہیں۔ دیہی غربت کے ساتھ ساتھ اڈیشہ، مدھیہ پردیش، بہار اور اتر پردیش میں شہری غربت بھی زیادہ ہے۔

متذکرہ بالا ریاستوں کے مقابلے، غربت میں کیرالا، جموں اور کشمیر، آندھرا پردیش، تمل ناڈو، گجرات اور مغربی بنگال میں قابل ذکر کمی واقع ہوئی ہے۔ پنجاب اور ہریانہ روایتی طور سے اپنی زیادہ زرعی پیداوار کی شرح کی مدد سے غربت کو کم کرنے میں کامیاب رہے ہیں۔ کیرل نے اپنی تمام تر کوششیں انسانی وسیلے کی ترقی پر لگا دی ہیں۔ مغربی بنگال میں زمینی اصلاحات کے اقدامات نے غربت کو کم کرنے میں مدد کی ہے۔ ممکن ہے کہ آندھرا پردیش اور تمل ناڈو میں غذائی اناجوں کی عوامی تقسیم بہتری کا سبب بنی ہو۔

© NCERT not to be republished

عالمی غربت کا پس منظر
(Global Poverty Scenario)

ورلڈ بینک (عالمی بینک) کی تعریف کے مطابق ترقی پذیر ممالک میں آبادی کا وہ تناسب جو 1.25 ڈالر یومیہ سے بھی کم پر گزارہ کر رہا ہے۔ یہ تناسب 1990 میں 43 فیصد تھا جو 2008 میں 22.2 فیصد تک گر گیا ہے۔ اگرچہ عالمی غربت میں کافی کمی ہوئی ہے لیکن اس میں کافی علاقائی فرق دیکھنے کو ملتے ہیں۔ تیزی سے آئی معاشی ترقی اور انسانی وسیلے کی ترقی میں بھاری اصل کاری کے نتیجہ میں، چین اور جنوب مشرق ایشیائی ممالک میں غربت میں کافی کمی واقع ہوئی ہے۔ چین میں غریب لوگوں کی تعداد 1981 میں جو 85 فیصد تھی جو گر کر 2008 میں 14 فی صد کے نیچے آ گئی ہے۔ جنوبی ایشیا ممالک (ہندوستان، پاکستان، سری لنکا، نیپال، بنگلہ دیش اور بھوٹان) میں تیزی سے کمی واقع نہیں ہوئی ہے۔ غریبوں کی فیصد میں انحطاط کے باوجود، غریبوں کی تعداد 1981 میں 61 فی صد سے 2008 میں 36 فی صد کم ہو گئی ہے۔ خط غربت کی الگ الگ تعریف کی وجہ سے ہندوستان میں غربت کو بھی قومی اندازوں سے زیادہ دکھایا جاتا ہے۔

افریقی صحرائے اعظم کے جنوبی علاقے میں غربت درحقیقت 1981 کے 51 فی صد سے گھٹ کے 2008 میں 47 فی صد تک جا پہنچی (دیکھئے گراف 3.3)۔ لاطینی امریکہ میں غربت کا تناسب بدستور رہا۔ غربت روس جیسے چند سابقہ سوشلسٹ ممالک میں بھی دوبارہ ابھر کر آئی ہے، جہاں سرکاری طور سے پہلے اس کا کوئی وجود نہ تھا۔ جدول نمبر 3.2 بین الاقوامی خط غربت (یعنی وہ آبادی جس کی آمدنی ایک ڈالر یومیہ سے کم ہو) کی تعریف کے مطابق لوگوں کے اس تناسب کو دکھاتا ہے جو مختلف ممالک میں غربت کی حالت میں زندگی گزار رہے ہیں۔ اقوام متحدہ کے ملینیم ترقی اہداف (Millanneium Development Goals) میں ایک ڈالر یومیہ سے کم زندگی گزارنے والے لوگوں کا تناسب گھٹا کر 2015 تک 1990 کی سطح سے نصف کرنے کو کہا گیا ہے۔

آیئے بحث کریں

درج بالا گراف 3.4 کا مطالعہ کیجئے اور مندرجہ ذیل کام کیجئے۔

- دنیا کے ان علاقوں کی شناخت کیجئے جہاں غربت کے تناسبوں میں کمی واقع ہوئی ہے۔
- دنیا کے اس علاقے کی شناخت کیجئے۔ جہاں غریبوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔

جدول نمبر 3.2 غربت: چند منتخبہ ممالک کے درمیان موازنہ

ملک	1.25 فی ڈالر یومیہ سے نیچے آبادی کا فیصد
1. نائجیریا	64
2. بنگلہ دیش	50
3. ہندوستان	42
4. پاکستان	23
5. چین	16
6. برازیل	4
7. انڈونیشیا	19
8. سری لنکا	7

ماخذ: انسانی ترقیاتی رپورٹ، 2011 یو این ڈی پی

© NCERT not to be republished

گراف 3.3: 1.25 ڈالر یومیہ پر رہنے والے لوگوں کا حصہ 1980-2008

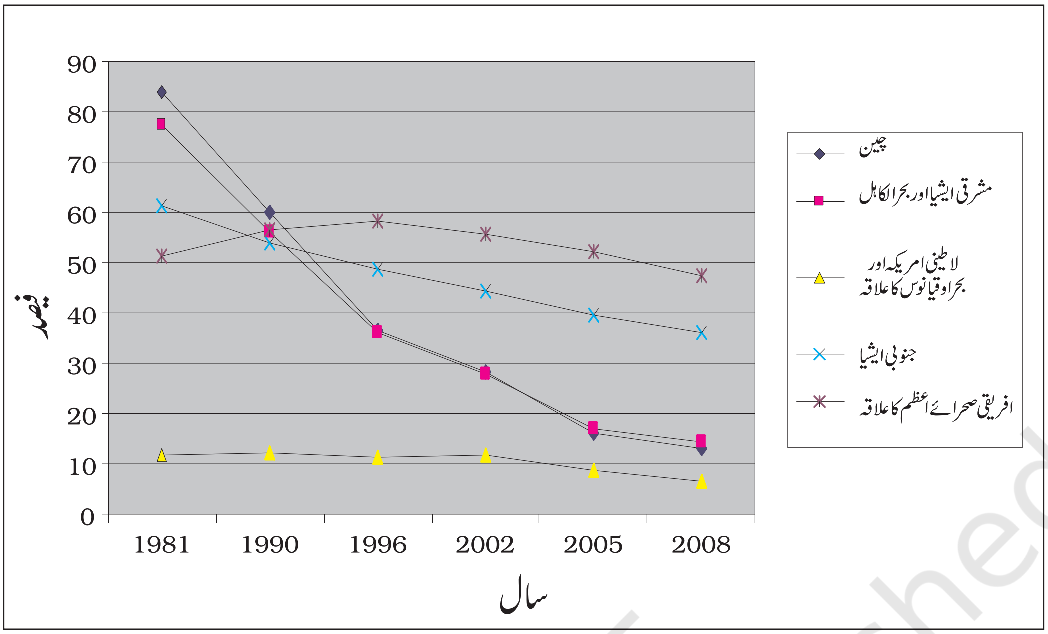

ذریعہ: عالمی ترقیاتی اشاریئے 2005، عالمی بینک

گراف **3.4**: خطّہ کو مدنظر رکھتے ہوئے غریبوں کی تعداد (1.25 ڈالر یومیہ) ملین میں

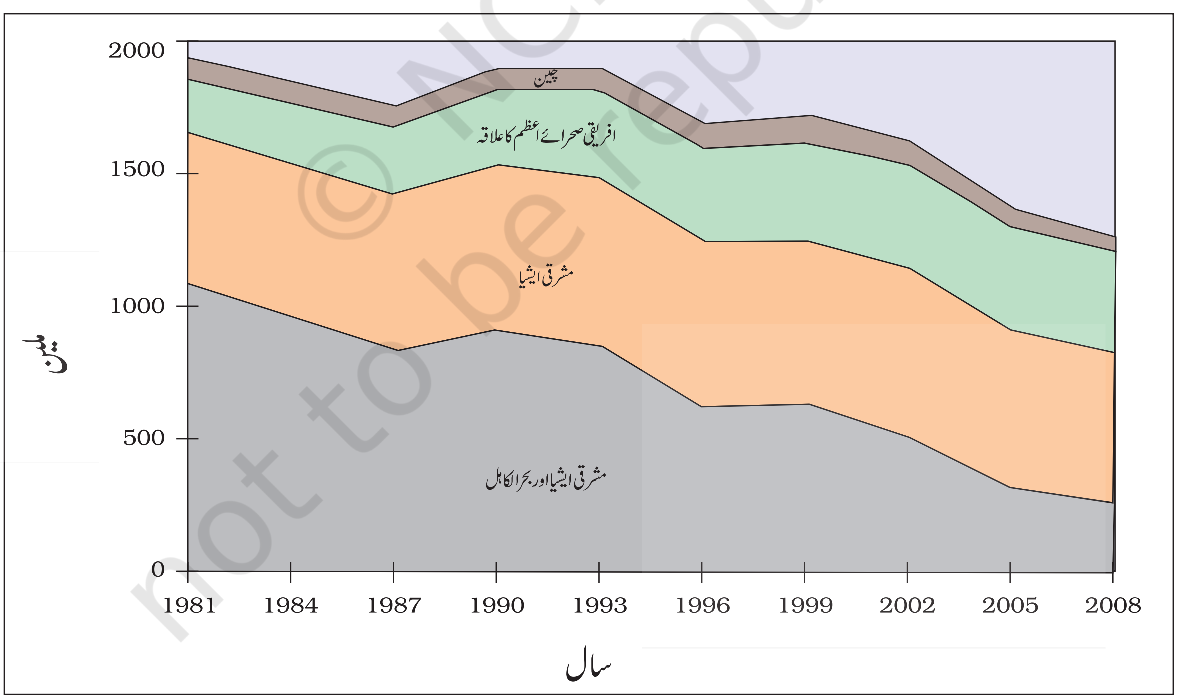

ماخذ: عالمی ترقیاتی اشاریئے 2012، عالمی بینک۔

© NCERT not to be republished

غربت کی وجوہات

ہندوستان میں پھیلی عام غربت کی متعدد وجوہات تھیں۔اس کی ایک تاریخی وجہ انگریزوں کے نوآبادیاتی نظام کے تحت معاشی ترقی کی پست سطح ہے۔ نوآبادیاتی پالیسیوں نے روایتی دستکاریوں کو تباہ و برباد کرڈالا اور پارچہ بانی (ٹکسٹائل) جیسی صنعتوں کی ترقی کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کیں۔1980 کے دہے تک ترقی کی کم شرح جاری رہی۔اس کا نتیجہ ملازمتوں کے کم مواقع اور آمدنیوں کی کم ترقی کی شرح کی شکل میں برآمد ہوا۔اسی کے ساتھ ساتھ آبادی کی اونچی شرح بھی رہی۔ان دونوں نے مل کر فی کس آمدنی کی افزائش شرح کو بہت کم کر دیا۔دونوں طرح، یعنی معاشی ترقی کو بڑھانے اور آبادی پر کنٹرول پر ناکامی کی وجہ سے غربت کا چکر مسلسل چلتا رہا۔

ذرائع آب پاشی میں توسیع اور سبز انقلاب کے نتیجہ میں زراعتی سیکٹر میں ملازمتوں کے مواقع وجود میں آئے۔لیکن اس کے اثرات ہندوستان کے چند ہی حصوں تک محدود تھے۔ سرکاری اور نجی دونوں سیکٹروں میں صنعتوں نے تھوڑی بہت ملازمتیں ضرور مہیا کیں لیکن یہ تمام ملازمت تلاش کرنے والوں کو کھپانے کے لئے ناکافی تھیں۔شہروں میں مناسب ملازمت پانے میں ناکامی کی وجہ سے، بہت سے لوگوں نے، رکشا چلانے، پھیری کرنے (ٹھیلوں پر اشیاء فروخت کرنا) تعمیری مقامات پر مزدوری کرنے اور گھریلو ملازمت کرنے جیسے کام شروع کر دیئے۔غیر مستقل اور کم آمدنی کی وجہ سے ایسے لوگ اچھے علاقوں میں قیمتی گھر تعمیر کرنے کا خرچہ برداشت نہیں کر سکتے تھے۔مجبوراً ایسے لوگوں نے شہروں کے مضافات میں رہنا شروع کر دیا۔اس کے نتیجہ میں غربت کا مسئلہ جو کہ زیادہ تر ایک دیہی مظہر ہے، شہری سیکٹر کی ایک خصوصیت بن کر رہ گئی۔

غربت کی اونچی شرح کی دوسری خصوصیت آمدنی میں کافی غیر مساوات کا ہونا ہے۔اس کی متعدد وجوہات میں سے ایک وجہ زمین اور دوسرے وسائل کی غیر مساویانہ تقسیم بتائی جاتی ہے حکومت کی اختیار کردہ متعدد پالیسیوں کے باوجود ہم اس مسئلہ کو بامعنی طور سے حل کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ زمینی اصلاحات جیسی بہت سی اہم پالیسیاں جن کا مقصد دیہی علاقوں میں اثاثوں کی دوبارہ تقسیم تھا، ریاستی حکومتوں نے زیادہ تر پر اثر طریقے سے نافذ نہیں کیں، چونکہ زمینی وسائل کی کمی، ہندوستان میں غربت کی ایک اہم وجہ رہی ہے، لہٰذا ٹھیک ڈھنگ سے پالیسیوں کا نفاذ دیہی علاقوں میں رہنے والے لاکھوں لوگوں کی زندگی میں بہتری لاسکتا تھا۔

متعدد دوسرے سماجی- ثقافتی اور معاشی عوامل بھی غربت کے لئے ذمہ دار ہیں۔اپنی سماجی ذمہ داریوں کو نبھانے اور مذہبی رسومات کو پورا کرنے میں ہندوستان کے لوگ جن میں بے حد غریب بھی شامل ہیں، کافی رقم خرچ کر ڈالتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے کسانوں کو بھی، بیجوں، کھاد اور کیڑے مار ادویہ جیسے زراعتی سامان کو خریدنے کے لیے کافی رقم خرچ کرنی پڑتی ہے۔کیونکہ غریب لوگ مشکل ہی سے کوئی بچت کر پاتے ہیں، اس لئے ان کو قرض لینا پڑتا ہے۔غربت کی وجہ سے قرض کی ادائیگی کرنے کے قابل نہ ہوسکنے کی وجہ سے، وہ قرض داری کا شکار بن جاتے ہیں۔اس لئے اونچی سطح کی قرض داری غربت کی وجہ اور اثر دونوں ہے۔

انسداد غربت اقدامات
(Anti Poverty Measures)

غربت کی بیخ کنی ہندوستانی ترقیاتی حکمت عملی کے اہم

مقاصد میں سے ایک ہے۔حکومت کی موجودہ غربت مخالف حکمت عملی موٹے طور سے دو عوامل پر منحصر ہے۔ .1 معاشی افزائش کو ترقی دینا .2 غربت مخالف پروگراموں پر مخصوص دھیان۔

تیس سال کی بھی مدت سے زیادہ، جو 1980 کے دہے کے ابتدائی حصے تک جاری رہی، فی کس آمدنی کی افزائش بہت کم رہی اور غربت کے اندر زیادہ کمی واقع نہیں ہوئی۔غربت کے سرکاری تخمینے جو کہ 1950 کی دہائی کے ابتدائی حصے میں تقریباً 45 فی صد تھے، 1980 کے عشرے کے ابتدائی حصے میں حسب سابق برقرار رہے۔ 1980 کی دہائی کی مدت سے، ہندوستان کی معاشی ترقی دنیا میں سب سے زیادہ رہی ہے۔ 1970 کے دہے میں شرح نمو تقریباً 3.5 فیصد اوسط سے بڑھ کر 1980 اور 1990 کے دہوں کے دوران تقریباً 6 فیصد ہو گئی۔افزائش کی اعلیٰ شرحوں نے غربت کے گھٹانے میں نمایاں طور پر مدد کی۔اس لئے یہ بات واضح ہوتی جارہی ہے کہ معاشی افزائش اور غربت کی تخفیف میں ایک مضبوط تعلق موجود ہے۔ معاشی ترقی مواقع کو وسیع کرتی ہے اور انسانی ترقی کے میدان میں سرمایہ کاری کے لئے ضروری وسائل مہیا کرتی ہے۔ یہ صورت حال تعلیم میں اصل کاری سے بہتر معاشی منافع حاصل کرنے کی امید میں لوگوں کی اپنے بچوں بشمول لڑکیاں، کو اسکول بھیجنے میں بھی ہمت افزائی کرتی ہے۔تاہم، غریب لوگ معاشی ترقی سے پیدا شدہ مواقع سے براہ راست فائدہ حاصل کرنے کے قابل نہیں ہو پاتے۔مزید برآں، زرعی شعبے میں ترقی امید سے کہیں کم ہوئی ہے۔اس کا غریب پر براہِ راست بوجھ پڑا ہے کیونکہ غریب لوگوں کی تعداد بہت بڑی ہے، دیہات میں رہتی ہے اور زراعت پر منحصر ہے۔

ان حالات میں بامقصد انسداد غربت پروگراموں کے لئے ایک واضح منصوبے کی ضرورت ہے۔اگرچہ غربت کو براہ راست یا بالواسطہ متاثر کرنے کے لئے متعدد اسکیمیں تیار کی گئی ہیں۔ان میں سے چند قابل ذکر ہیں۔ستمبر 2005 میں قومی دیہی روزگار گارنٹی بل 2005 (NREGA-National Rural Employment Guarantee Act) پاس کیا گیا تھا۔یہ قانون 200 اضلاع میں ہر دیہی کنبے کے لئے ہر سال 100 دنوں تک کے لئے ملازمت کی یقین دہانی کراتا ہے۔اس کے بعد اس اسکیم کو 600 اضلاع کے لیے بڑھا دیا جائے گا۔ان میں سے ایک تہائی ملازمتیں عورتوں کے لئے محفوظ کر دی جائیں گی۔مرکزی حکومت ایک قومی ملازمت گارنٹی فنڈ بھی قائم کرے گی۔اسی طرح سے اس اسکیم کے نفاذ کے لئے ریاستی حکومتیں بھی ایک ریاستی ملازمت گارنٹی فنڈ قائم کریں گی۔اس پروگرام کے تحت اگر کسی درخواست کنندہ کو پندرہ دن کے اندر ملازمت نہ ملے تو وہ یومیہ الاؤنس پانے کا اہل ہوگا۔دوسری اہم اسکیم کام کے بدلے غذا کا قومی پروگرام (Natinal Food for Work Programme - NFW) ہے جو ملک کے پست ماندہ ترین 150 اضلاع میں 2004 میں شروع کی گئی تھی۔یہ پروگرام ان تمام دیہی غریبوں کے لئے ہے جو اجرت پر ملازمت کرنا چاہتے ہیں اور جسمانی مشقت کا کام کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔اس کو 100 فیصد مرکزی کفالت کی اسکیم کی حیثیت سے نافذ کیا ہے جس کے تحت ریاستوں کو مفت غذائی اناج مہیا کیے جاتے ہیں۔ NREB کے نافذ ہوتے ہی NFW کو اس پرگرام کے تحت لایا جائے گا۔

وزیر اعظم روزگار یوجنا ایک دوسری اسکیم ہے جو 1993

© NCERT not to be republished

میں شروع کی گئی تھی۔ اس پروگرام کا مقصد دیہی علاقوں اور چھوٹے قصبات میں تعلیم یافتہ بے روزگار نوجوانوں کے لئے خود روزگار (Self-Employment) کے مواقع پیدا کرنا ہے۔ چھوٹا موٹا کاروبار اور صنعتیں قائم کرنے میں ان کی مدد کی جاتی ہے۔ دیہی روزگار پیدا کرنے والا پروگرام (Rural Employment Generation Programme-REGP) 1995 میں شروع کیا گیا تھا۔ اس پروگرام کا مقصد دیہی علاقوں اور چھوٹے قصبات میں خود روزگار کے مواقع پیدا کرنا ہے۔ اس پروگرام کے لئے دسویں پنج سالہ منصوبے کے تحت 25 لاکھ نئی ملازمتیں نکالنے کے لئے ایک نشانہ طے کیا گیا ہے۔ سورن جینتی سو روزگار یوجنا (SGSY) 1999 میں شروع کی گئی تھی۔ اس پروگرام کے تحت امداد یافتہ غریب خاندانوں کو خود امدادی گروپوں میں منظّم کرتے ہوئے ملے جلے بینک قرض اور سرکاری اعانت کے ذریعہ خط غربت سے اوپر لانا ہے۔ وزیر اعظم گرام اودے یوجنا (PMGY) کے تحت جو 2000 میں شروع کی گئی ابتدائی حفظان صحت، ابتدائی تعلیم، دیہی پناہ گاہ، دیہی پینے کا پانی اور دیہی بجلی مہیا کرنے جیسی بنیادی خدمات کے لئے ریاستوں کو ایک اضافی مرکزی مدد بہم پہنچائی جاتی ہے۔

ان پروگراموں کے نتائج ملے جلے برآمد ہوئے ہیں۔ اس کے کم بارآور ہونے کے لئے ٹھیک ڈھنگ سے نفاذ کی اور صحیح نشانے کی کمی ہے۔ مزید برآں، اسکیموں میں تساہلی بھی برتی گئی ہے۔ اچھے ارادوں کے باوجود، ان اسکیموں کے فائدے حق دار غریب لوگوں کو پورے طور سے حاصل نہیں ہوئے ہیں۔ اس لئے حالیہ سالوں میں خاص توجہ تمام غریبی مٹانے والے پروگراموں پر ٹھیک ڈھنگ سے نظر رکھنا ہے۔

ملک کو درپیش چیلنج (The Challenges Ahead)

یقینی طور سے ہندوستان کے اندر غربت میں کمی واقع ہوئی ہے لیکن پیش رفت کے باوجود غربت میں کمی لانا اب بھی ہندوستان کا سب سے بڑا ضروری چیلنج ہے۔ دیہی اور شہری علاقوں کے درمیان اور مختلف ریاستوں میں کافی زیادہ اختلاف دیکھنے میں آئے ہیں۔ مخصوص سماجی اور معاشی گروپ غربت کے تحت زیادہ ضرب پذیر ہیں۔ آنے والے دس سے پندرہ سالوں میں غربت کی تخفیف میں زیادہ ترقی کی امید کی جاسکتی ہے۔ ایسا خاص طور سے اعلیٰ معاشی ترقی، سب کے لئے مفت ابتدائی تعلیم، افزائش آبادی کی گھٹتی شرح، اور عورتوں اور سماج کے معاشی طور سے کمزور طبقات کی خود مختاری سے ممکن ہوگا۔

تاہم غربت کی سرکاری تعریف لوگوں کے لیے غربت کے مطلب کو نظر انداز کرتے ہوئے صرف اس کے محدود حصہ کو بیان کرتی ہے۔ یہ سرکاری تعریف زندگی گزارنے کی مناسب سطح کی بجائے زندگی گزارنے کی ''کم سے کم'' گزارہ لائق سطح کے بارے میں ہے۔ بہت سے علماء وکالت کرتے ہیں کہ ہمیں اس تصور کو ''انسانی غربت'' تک وسیع کرنا چاہئے۔ لوگوں کی ایک بڑی تعداد اپنا پیٹ بھر سکتی ہے لیکن کیا ان کو تعلیم یا سر چھپانے کی جگہ حاصل ہے؟ صحت کی دیکھ بھال کی سہولت میسر ہے؟ یا ان کو ملازمت کا تحفظ حاصل ہے؟ ان میں خود اعتمادی ہے؟ کیا وہ ذات اور صنف کی تفریقات سے آزاد ہیں؟ کیا بچہ مزدوری کا رواج آج بھی عام ہے؟ پوری دنیا کا تجربہ بتاتا ہے کہ ترقی کے ساتھ ساتھ غربت میں کیا کیا باتیں شامل ہونی چاہئیں، یہ تعریف بھی بدل جاتی ہے۔ غربت مٹانا ہمیشہ ایک اہم ہدف رہا ہے۔ امید ہے کہ ہم اگلے دہے کے آخری حصہ

© NCERT not to be republished

تک تمام لوگوں کو صرف آمدنی کے معاملے میں کم سے کم ''ضروریات'' مہیا کرنے کے اہل ہوں گے لیکن ہمارا نشانہ دوسرے بہت سے بڑے چیلنجوں کی طرف ہوگا جو ابھی بھی سامنے آنے والے ہوں گے۔ مثلاً سب کے لئے حفظانِ صحت کی سہولیات، تعلیم اور ملازمت کا تحفظ اور صنفی مساوات اور غربا کے لئے وقار حاصل کرنا، اس سے بھی بڑے کام ہوں گے۔

خلاصہ

آپ اس باب میں دیکھ چکے ہیں کہ غربت کی بہت سے پہلو ہیں۔ عام طور سے ان کو ''خطِ غربت'' کے تصور سے ناپا جاتا ہے اس تصور کے ذریعہ ہم نے غربت میں اہم عالمی اور قومی رجحانات کا تجزیہ کیا۔ لیکن حالیہ سالوں میں، غربت کا تجزیہ سماجی اخراج جیسے متعدد نئے تصورات سے روشناس ہو رہا ہے۔ اسی طرح سے اس چیلنج کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے کیونکہ علماء انسانی غربت کے تصور کو وسیع تر بنا کر اسے انسانی غربت کا مسئلہ بنانا چاہتے ہیں۔

مشق

1. بیان کیجیے کہ ہندوستان میں خطِ غربت کس طرح بیان کیا جاتا ہے؟
2. کیا آپ سمجھتے ہیں کہ غربت کے اندازے کا موجودہ طریق مناسب ہے؟
3. ہندوستان میں 1973 سے غربت کے رجحانات بیان کیجیے؟
4. ہندوستان میں غربت کی اہم وجوہات پر بحث کیجیے؟
5. اُن سماجی اور معاشی گروپوں کی شناخت کیجیے جو ہندوستان میں غربت کے تحت سب سے زیادہ ضرر پذیر ہیں؟
6. ہندوستان میں غربت کے اندر بین ریاستی تفاوات کا حل بیان کیجیے۔
7. عالمی غربت کے رجحانات بیان کیجیے۔
8. غربت مٹانے کی موجودہ حکومت کی حکمت عملی بیان کیجیے۔
9. مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیجیے۔

   (i) انسانی غربت سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

   (ii) وہ کون لوگ ہیں جو غریبوں میں غریب ترین ہیں؟

   (iii) قومی دیہی روزگار گارنٹی ایکٹ 2005 (NREGA-2005) کی اہم خصوصیات کیا ہیں؟

© NCERT not to be republished

حوالہ جات

ڈیٹن، انگس اور ویلیری کوزل (ایڈیشن) 2005- دی گریٹ انڈین پاورٹی ڈبیٹ (The Great Indian Poverty Debate)، میکمیلن انڈیا لمیٹیڈ، نئی دہلی۔

معاشی سروے 03-2002، وزارتِ خزانہ، حکومت ہند، نئی دہلی (سوشل سیکٹر پر مبنی باب) (آن لائن ویب) یوآر ایل: ایچ ٹی ٹی پی: //انڈیا بجٹ- نک.ان/ای ایس 03-2002/سوشل- ایچ ٹی ایم۔

معاشی سروے 05-2004، وزارتِ خزانہ، حکومت ہند، نئی دہلی (سوشل سیکٹر پر مبنی باب) (آن لائن ویب) یوآر این: ایچ ٹی ٹی پی: //انڈیا بجٹ- نک.ان/ای ایس 05-2004/سوشل- ایچ ٹی ایم۔

دسویں پنج سالہ منصوبے 07-2002 کی وسط المدتی تشخیص۔ پلاننگ کمیشن، نئی دہلی۔ حصہ II باب 7: غربت کی بیخ کنی اور دیہی روزگار۔ (آن لائن ویب) یوآر ایل: ایچ ٹی ٹی پی: //ڈبلیوڈبلیوڈبلیو۔ پلاننگ کمیشن، نک- اِن/مڈٹرم/انگلش پی ڈی ایف/باب 07۔ پی ڈی ایف

قومی دیہی روزگار گارنٹی ایکٹ 2005 (آن لائن ویب) یوآر ایل: ایچ ٹی ٹی پی: //رورل۔ نک۔ ان/راجسو، پی ڈی ایف

دسواں پنج سالہ منصوبہ 07-2002۔ پلاننگ کمیشن، نئی دہلی (باب 2,3، دیہی ہندوستان سے غربت کی بیخ کنی: حکمت عملی اور پروگرام (آن لائن ویب) یوآر ایل: ایچ ٹی ٹی پی: //ڈبلیوڈبلیوڈبلیو پلاننگ کمیشن۔ نک۔ ان/ پلانر/ پلان ایل/رفاؤ ایر/دسواں/ روالیوم 2/ V2۔ چیپ 3-2۔ پی ڈی ایف۔

عالمی ترقیاتی رپورٹ 01-2000۔ اٹیکنگ پاورٹی (Attacking Poverty)، عالمی بینک، آکسفور یونیورسٹی پریس، دہلی۔

© NCERT not to be republished